



سوال

(200) اگر پچہ تختہ شدہ پیدا ہو تو تختے کی جگہ استرا پھیرنا واجب نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو پچہ تختہ شدہ پیدا ہو تو کیا اس پر استرا پھیرنا واجب ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بارہویں فصل تختہ کے وجوب کو ساقط کرنے والے امور کے بار میں۔ کچھ امور سے تختہ کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے جو یہ ہیں:

(1) اگر کسی شخص کا پیدائشی طور پر پردہ (ذکر کر سر) پر نہ ہو تو اسے تختے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ چیز ہی پیدا نہیں ہوتی جس کا تختہ کیا جاتا ہے اور یہ متفقہ علیہ ہے۔

لیکن متاخرین میں سے بعض نے کہا ہے کہ تختہ کی جگہ پر استرا گزارنا مستحب ہے کیونکہ مامور پر اسکی اتنی ہی قدرت ہے۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

« إذا امرتکم بامر فأتوا منه ما استطعتم »

”جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو۔“ (بخاری (2 1082) مسلم فی الفضائل (2 262))

اور تختہ میں واجب دو کا متھے۔ استرے کا پھیرنا اور کاٹنا ساقط ہو گیا ہے تو استرے لگانے کے استحباب سے پیچھے مت ہٹ۔ صحیح بات یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے، ایسے کاموں میں اللہ کی عبادت ہے نہ ہی اس کا تقرب اور شریعت ایسے عبث کاموں سے منزه ہے کیونکہ یہ عبث ہے اس میں کوئی فائدہ نہیں اور مقصود استرا پھیرنا نہیں بلکہ یہ فعل مقصود کا وسیلہ ہے جب مقصود ساقط ہو چکا ہے تو وسیلے میں کوئی معنی نہ رہا۔

اور اسکی نظیر ہے جو بعض نے کہا ہے کہ جس کے سر پر بال نہ اگے ہوں تو اس کیلئے حج و عمرے میں استرا سر پر پھیر لینا مستحب ہے۔ اور اسی طرح اصحاب احمد وغیرہ میں سے بعض کا کہنا ہے کہ اگر کوئی قراءت نہ کر سکتا ہو اور نہ اسے کوئی ذکر مسنون یاد ہو یا وہ گونگا ہو تو، صرف زبان ہی بلائے۔

ہمارے شیخ (شیخ الاسلام ابن تیمہ) کہتے ہیں: اگر یہ کہا جائے کہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو یہ زیادہ صحت کے قریب ہے کیونکہ یہ عبث کام ہے اور عبث خشوع کے منافی ہے اور زائد عمل ہے جو مشروع نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جو بغیر پردے کے پیدا ہوا ہے اسکا کوئی تختہ نہیں، یہ تب ہے جب کہ پردہ سر سے سے نہ ہو، اور اگر ذکر کا سر صرف ظاہر ہو



اس طرح کہ پشاب کا سوراخ واضح ہے اور اس کا ہے تو اس کا تختہ کرنا ضروری ہے تاکہ سارا حشفہ (ذکر کا سر) ظاہر ہو جائے۔ لـخ۔

کیونکہ مرد کیلئے واجب ہے کہ وہ ساری جلد کاٹ لی جائے جس نے حشفہ کو ڈھانپ رکھا ہے تاکہ سارا حشفہ منکشف ہو جائے اور عورت کے لئے فرج کے اوپر جلد کا معمولی جزء کاٹنا واجب ہے جیسے پہلے بیان ہو چکا ہے۔

اور تختہ الاحوذی (4 8) میں ہے، الماوردی کہتے ہیں: "مرد کا تختہ یہ ہے کہ وہ جلد جس نے حشفہ کو چھپا رکھا ہے کاٹنا تاکہ جلد باقی نہ رہے اور اول حشفہ لیے جڑ سے پورا استیعاب کرنا ضروری ہے اور کم از کم اتنا کافی ہے کہ اتنی جلد بھی باقی نہ رہے جو حشفہ کو ڈھانپے اور امام الحرمین کے نزدیک مردوں کے حق میں قلعے کو کاٹنا ہے۔ یہ وہ جلد ہوتی ہے جس نے حشفہ کو ڈھانپ رکھا ہوتا ہے تاکہ جلد میں سے کچھ بھی نفکی نہ ہے۔

اور ابن الصبار کہتے ہیں: "یہاں تک کہ سارا حشفہ کھل جائے اور امام نے کہا ہے کہ عورت کے تختہ میں اسی قدر مستحب ہے جس پر تختہ کا نام لولا جاسکے۔

اور الماوردی کہتے ہیں کہ "اس کا تختہ وہ جلد کاٹنا ہے جو مدخل ذکر سے اوپر فرج کے اوپر گھنٹی یا مرغ کی کھتی کے مانند ہوتی ہے اور واجب کے اوپر کاٹنا ہے نہ کہ جڑ سے کاٹنا ہے۔ لـخ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج 1 ص 437

محدث فتویٰ